احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

روزنامہ

CPL 61

ربوہ

الفضل

PH: 0092 4524 213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 4- مارچ 2000ء - 26 ذی قعدہ 1420 ہجری- 4- امان 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 53

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دہرا ثواب

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی بیوی حضرت زینبؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا میری طرف سے صدقہ ہو جائے گا اپنے خاوند کیلئے جب کہ وہ محتاج ہے اور اپنے بھائی کے بچوں کے لئے جو یتیم ہیں فرمایا ہاں

تیرے لئے دوہرا ثواب ہے ایک صدقہ کا اور ایک رشتہ داری کے حقوق ادا کرنے کا-

(سنن ابن ماجه کتاب الزکوٰة باب الصدقة علی ذی قرابة)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

قرآن شریف نے جس قدر والدین اور اولاد اور دیگر اقارب اور مساکین کے حقوق بیان کئے ہیں۔ میں نہیں خیال کرتا کہ وہ حقوق کسی اور کتاب میں لکھے گئے ہوں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) تم خدا کی پرستش کرو۔ اور اس کے ساتھ کسی کو مت شریک ٹھہراؤ۔ اور اپنے ماں باپ سے احسان کرو اور ان سے بھی احسان کرو جو تمہارے قرابتی ہیں (اس فقرہ میں اولاد اور بھائی اور قریب اور دور کے تمام رشتہ دار آ گئے) اور پھر فرمایا کہ یتیموں کے ساتھ بھی احسان کرو اور مسکینوں کے ساتھ بھی اور جو ایسے ہمسایہ ہوں جو قرابت والے بھی ہوں اور ایسے ہمسایہ ہوں جو محض اجنبی ہوں اور ایسے رفیق بھی جو کسی کام میں شریک ہوں یا کسی سفر میں شریک ہوں یا نماز میں شریک ہوں یا علم دین حاصل کرنے میں شریک ہوں اور وہ لوگ جو مسافر ہیں اور وہ تمام جاندار جو تمہارے قبضہ میں ہیں سب کے ساتھ احسان کرو۔ خدا ایسے شخص کو دوست نہیں رکھتا جو تکبر کرنے والا اور شیخی مارنے والا ہو جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد نمبر 23 ص 208)

حقیقی نیکی کرنے والوں کی یہ خصلت ہے کہ وہ محض خدا کی محبت کے لئے وہ کھانے جو آپ پسند کرتے ہیں مسکینوں اور یتیموں اور قیدیوں کو کھلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تم پر کوئی احسان نہیں کرتے بلکہ یہ کام صرف اس بات کے لئے کرتے ہیں کہ خدا ہم سے راضی ہو اور اس کے منہ کے لئے یہ خدمت ہے۔ ہم تم سے نہ کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ یہ چاہتے ہیں کہ تم ہمارا شکر کرتے پھرو۔ یہ اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ ایصال خیر کی تیری قسم جو محض ہمدردی کے جوش سے ہے وہ طریق بجالاتے ہیں سچے نیکوں کی یہ عادت ہوتی ہے۔ کہ خدا کی رضاجوئی کے لئے اپنے قریبیوں کو اپنے مال سے مدد کرتے ہیں اور نیز اس مال میں سے یتیموں کے تعہد اور ان کی پرورش اور تعلیم وغیرہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں اور مسکینوں کو فقر و فاقہ سے بچاتے ہیں اور مسافروں اور سوالیوں کی خدمت کرتے ہیں۔ اور ان مالوں کو غلاموں کے آزاد کرانے کے لئے اور قرضداروں کو سبکدوش کرنے کے لئے بھی دیتے ہیں اور اپنے خرچوں میں نہ تو اسراف کرتے ہیں نہ تنگ دلی کی عادت رکھتے ہیں۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد 10 ص 357)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جو میسر ہے

ایک یتیم حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ شریک طعام ہوا کرتا تھا ایک دن انہوں نے کھانا منگوایا تو وہ یتیم موجود نہ تھا جب آپ کھانا کھا چکے تو پھر وہ آیا آپ نے گھر سے مزید کھانا منگوانا چاہا تو جواب آیا کہ اب شہد اور ستو رہ گئے ہیں آپ نے وہی اسے پیش کئے اور فرمایا "لو کچھ نقصان میں نہیں رہے۔"

(الادب المفرد باب فضل من یعول یتیماً بین ابویه)

اصحاب صفہ کے ساتھ لطف و مدارات

اصحاب صفہ وہ غرباء و مساکین تھے جن کے کوئی ذرائع معاش نہیں تھے روزانہ صحابہ ایک ایک یا دو دو مساکین کو لے کر اپنے گھروں کو جاتے اور انہیں کھانا کھلاتے لیکن حضرت سعد بن عبادہ کی فیاضی کے تو کیا کہنے!

روزانہ ان کے قلعہ کے اوپر سے ایک آدمی پکارتا کہ جس کو گوشت اور چربی کھانے کی خواہش ہو تو وہ میرے ہاں چلا آئے۔ اصحاب الصفہ تو خاص طور پر ان کی فیاضی سے حصہ پاتے عام صحابہ تو ایک ایک دو دو ساتھیوں کو لے کر گھروں کو جاتے لیکن حضرت سعد بن عبادہ تو بعض دفعہ (80) اسی (80) اسی آدمیوں کو لے جا کر کھانا کھلاتے۔

(الاصابه فی تمییز الصحابة تذکرہ حضرت سعد بن عبادۃ)

حضرت جعفر بن ابی طالب بھی اصحاب صفہ کے ساتھ بہت لطف و مدارات کے ساتھ پیش آتے مسکینوں کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے اور ان سے باتیں کرتے حضرت ابو ہریرہؓ بھی مساکین صفہ میں شامل تھے اس لئے ان کو حضرت جعفر کی فیاضی کا بہت تجربہ تھا وہ صحابہ سے قرآن کریم کی آیات کا مطلب پوچھتے اور مقصد یہ ہوتا تھا کہ کوئی ان کو لے جا کر کھانا کھلائے حضرت جعفر کے بارے میں حضرت ابو ہریرہ کی یہ گواہی ہے کہ

لوگوں میں سے مسکین کے ساتھ حسن معاملت کرنے میں حضرت جعفر سب سے بہتر تھے۔

وہ مساکین کو گھر لے جا کر سب کچھ کھلا دیتے۔ حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ ہماری بھوک کا یہ عالم تھا کہ وہ گھی کا خالی برتن لاتے تو ہم اس کو پھاڑ کر اسے بھی چاٹ لیتے۔

(بخاری کتاب المناقب باب مناقب جعفر بن ابی طالب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 98)

ایک استخارہ

گولیکی ضلع گجرات کے ممتاز اور بزرگ رفیق حضرت پیر غلام غوث صاحب کو یہ منفرد اعزاز حاصل ہے کہ آپ نے حضرت اماں جان کی طرف سے حج بیت اللہ کا مبارک فریضہ ادا کرنے کی سعادت پائی 1902ء میں آپ امام وقت کی غلامی سے مشرف ہوئے۔ آپ کے قلم سے قبول احمدیت کا روح پرور واقعہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

فرماتے ہیں:۔

"مولوی امام الدین صاحب نے مجھے استخارہ کرنے کو کہا میں نے استخارہ کیا۔ 6 ماہ کے بعد خواب دیکھی کہ ہمارے کنوئیں پر بزرگ دیوان عبدالعزیز صاحب کے ساتھ ایک اور بزرگ بیٹھے ہیں۔ اور دونوں قرآن شریف پڑھ رہے ہیں ان کا رنگ گندمی تھا۔ چہرہ نورانی تھا (دیوان صاحب اگرچہ کافی عرصہ ہوا وفات پا چکے ہیں۔ لیکن چونکہ میں ان کی خانقاہ پر دعا کر رہا تھا۔ اس واسطے یقین ہے کہ وہی بزرگ تھے) جب میں نے بیعت کی تو معلوم ہوا کہ دوسرے بزرگ یہی حضرت صاحب ہیں۔

۔ اور

اس وقت آپ کا چہرہ بہت نورانی تھا۔ پھر ایک کام کے لئے لاہور سے قادیان آیا۔ اور حضرت صاحب کو پہچان لیا۔

مجھے بھی لوگوں نے بتایا تھا کہ مرزا صاحب کے پاس جانے سے پہلے آدمی کا نام و پتہ اور ضرورت پوچھ لیتے اور بذریعہ ٹیلیفون ان کو اطلاع دے دیتے ہیں اور اس کا نام و کام بتا دیتے ہیں۔ لیکن جب قادیان گیا تو تین دن تک کسی نے پوچھا بھی نہیں کہ تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو۔ آخر تیسرے دن جبکہ آپ کی آنکھیں نیم وا تھیں۔ آپ سے مصافحہ کیا۔ آپ نے پوچھا کہ کہاں سے آئے ہو۔ میں نے کہا کہ گولیکی سے۔ پوچھا کون ہوتے ہو۔ میں نے جواب دیا کہ پیرزادہ فرمایا

"جب عابد و معبود ایک ہو جاویں تو سب حجاب کھل جاتے ہیں۔"

اتنا کہہ کر آپ چلے گئے۔ آخر ایک خطبہ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے فرمایا کہ لوگو اس طرح بنو جس طرح حضرت مرزا صاحب کے خادم بنے ہیں۔ دل کو تسلی ہو گئی اور فی الفور بیعت کر لی۔

(تحریر 14۔ نومبر 1934ء مطبوعہ الحکم 7۔ جون 1935ء صفحہ 4)

خلق عالیہ کا پیکر

حضرت میاں اللہ دتہ صاحب ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ نے 26۔ دسمبر 1934ء کو بیان فرمایا:۔

ایک دفعہ جب حضرت صاحب لاہور تھے۔ ایک مولوی حضرت صاحب کو گالیاں نکالتا تھا۔ میں نے ارادہ کیا کہ میں اسے پکڑ کر خوب ماروں۔ اتنے میں حضرت صاحب مکان سے باہر نکلے۔

فرمایا کہ چاہے کوئی شخص ہمیں کسی قدر بھی گالیاں دے۔ ہماری جماعت کا کوئی آدمی کسی کو ضرر نہ دے۔ جو ایسا کرے گا۔ اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

حضرت صاحب چوبارہ پر تھے۔ میں نے ایک ایسا رستہ تجویز کیا کہ جو دیوار پر چڑھ کر کھڑکی کے راستے حضور تک پہنچ جاؤں۔ مجھے ایسا کرتے دیکھ کر ایک شخص نے کہا کہ یہ شخص کس طرف سے آ رہا ہے حضرت صاحب نے دیکھ کر فرمایا کہ اسے مت بند کرو۔ یہ بڑی تکلیف سے آیا ہے۔

اس کمرہ میں جب حضرت صاحب بیعت لینے لگے تو ہر شخص نے کوشش کی کہ آپ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھے حضرت صاحب نے اس تگ و دو کو دیکھ کر فرمایا جب مامور من اللہ کے پاس کوئی آئے تو ایسی حرکات نہ کرے۔ ادب سے بیٹھے۔ اور بیعت کرتے وقت ایک دوسرے کی پشت پر ہاتھ رکھتے جانا چاہئے"

(الحکم 7۔ جون 1935ء صفحہ 4)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سینہ پر دو پہاڑ

سیدنا حضرت مسیح موعود کے قلب مبارک میں یہ زبردست خواہش ہر دم موجزن رہتی تھی کہ جماعت احمدیہ تقویٰ کے اعلیٰ مقام ہو اور آنحضرت ﷺ کی ذات بابرکات پر غیروں کے جو حملے ہو رہے ہیں ان کا استیصال ہو۔ حضرت اقدس نے ان دونوں مقاصد کا اظہار 29۔ جون کی شب کو جن پُر جلال الفاظ میں فرمایا وہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے بذریعہ مکتوب حضرت میر حامد شاہ صاحب کو انہی ایام میں پہنچا دیئے۔ حضور نے فرمایا:۔

"دو پہاڑ میرے سینہ پر دھرے ہوئے ہیں اور اس غم نے مجھے گداز کر رکھا ہے ایک یہ کہ قوم میں اندرونی طور پر تقویٰ و طہارت اور خدا تعالیٰ سے جیسا مصفّیٰ تعلق ہونا چاہئے ہو۔ دوسرے یہ کہ بیرونی طور پر (دین حق) پر جو حملے ہو رہے ہیں وہ بڑے خطرناک ہیں"

(الحکم قادیان 21۔ فروری 1918ء صفحہ 12)

"آ گیا ہے غبار آنکھوں میں"

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

اے شہہِ انبیاء اے نورِ امم
عشق تیرا کتابِ دل پہ رقم
تجھ کو تیری محبتوں کی قسم

"سرمۂ خاک پا عنایت ہو
آ گیا ہے غبار آنکھوں میں"

تاج تو نے سروں پہ پہنائے
جو گدا تھے وہ شاہ کہلائے
مانگتا ہوں میں ہاتھ پھیلائے

گوہرِ بے بہا عنائت ہو
آ گیا ہے غبار آنکھوں میں

آفتِ شب سحر سے ٹل جائے
تیرگی نور میں بدل جائے
زندگی روشنی میں ڈھل جائے

ایسا روشن دیا عنائت ہو
آ گیا ہے غبار آنکھوں میں

تا رگِ جاں قرار جاں آئے
جب تری ذات کی اماں آئے
پھر نہ کوئی غم جہاں آئے

درد دل کی دوا عنائت ہو
آ گیا ہے غبار آنکھوں میں

رحمتوں کے سراغ مل جائیں
قلب و داماں کے چاک سل جائیں
اشک ٹپکیں تو پھول کھل جائیں

ایسا اثرِ دعا عنائت ہو
آ گیا ہے غبار آنکھوں میں

سجدۂ عشق و بندگی کیلئے
رحمتِ حق کی آگہی کیلئے
آج شانِ قلندری کیلئے

نورِ غارِ حرا عنائت ہو
آ گیا ہے غبار آنکھوں میں

(فضل الرحمان بشیر)

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب ۔ جرمنی

حضرت یونس امرے علیہ الرحمتہ

(Yunus Emre)

ایم ٹی اے پر نشر ہونے والا ایک ترکی نغمہ آج دنیا کے ہر ملک میں ہر احمدی بچے کی زبان پر ہے۔ اس کا مفہوم بچوں کو سمجھ آئے یا نہ آئے' ان اشعار کی جاذبیت نے نہ صرف بچوں بلکہ بڑوں کے دلوں کو بھی موہ لیا ہے۔ وہ نغمہ یہ ہے :

"صوروم صارے چی چے غے انن بابان وارمیدر"

ایک مخلص ترک احمدی خاتون مسز امینہ چقماق صاحبہ نے یہ نغمہ احمدی بچیوں کو یاد کرا کے ایم ٹی اے پر پیش کیا۔ احمدی بچیوں کی زبان سے غیر ترکی لہجہ میں ایم ٹی اے پر پیش ہونے والا یہ نغمہ ایک ترک صوفی شاعر اور درویش حضرت یونس امرےؒ کا شیریں کلام ہے جو آپ نے سینکڑوں سال قبل منظوم فرمایا اور آج احمدی بچے اور بچیاں ساری دنیا میں ان اشعار کو شوق سے گنگناتے پھرتے ہیں۔

حضرت یونس امرےؒ کے حالات زندگی کے بارہ میں تفصیلی طور پر اور یقین کے ساتھ کوئی بات کہنی محال ہے۔ عمومی خیال یہی ہے کہ آپ تیرہویں صدی عیسوی کے نصف آخر سے لے کر چودھویں صدی عیسوی کے ثلث اول کے درمیان زندہ رہے۔ مشہور ترک مورخ عاشق پاشا زادہ کے بیان کے مطابق حضرت یونس امرےؒ سلطنت عثمانیہ کے بانی عثمان غازی (1320-1299) کے بعد تخت نشین ہونے والے سلطان اور خان غازی (1359-1326) کے عہد میں زندہ رہے۔ ایک اور ترک مورخ طاش قوپریزادہ کے بیان کے مطابق آپ سلطان یلدرم بایزید (1402-1389) کے زمانہ میں زندہ رہے۔ سلطان یلدرم بایزید سلطنت عثمانیہ کے چوتھے سلطان ہیں۔ سلطان اورخان غازی کے بعد سلطان مراد اول تخت نشین ہوئے اور ان کے بعد سلطان یلدرم بایزید بادشاہ بنے۔ لیکن بعد کی تحقیق سے یہ دونوں بیانات بعید از حقیقت سمجھے گئے ہیں۔ عدنان ارضی نامی ایک ترک محقق نے بایزید دولت کتب خانہ استنبول میں موجود ایک قلمی نسخہ میں حضرت یونس امرےؒ کی وفات کے بارہ میں درج ذیل کلمات کے موجود ہونے کا ذکر کیا ہے۔

"یونس امرےؒ کی وفات 720ھ میں ہوئی جبکہ آپ کی عمر بیاسی سال تھی۔"

اس تحریر سے اندازہ لگایا جاتا ہے کہ یونس امرے 1238ء میں پیدا ہوئے اور 1320ء میں آپ کی وفات ہوئی۔

حضرت یونس امرےؒ کے مقام پیدائش کے بارہ میں بھی محققین میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض ترک محققین کے بیان کے مطابق آپ "صارے قوئے" (Sari Koy) نامی گاؤں میں پیدا ہوئے۔ ولائت نامہ حاجی بکطاش' شقائق النعمانیہ اور نفحات الانس نامی قدیمی کتب یہی بات بیان کرتی ہیں۔ یہ گاؤں جمہوریہ ترکی کے ضلع نغدے میں واقع ہے اور اس کا موجودہ نام "صاری قارامان قوئے" ہے۔ لیکن بعض ترک علماء ادب کے بیان کے مطابق حضرت یونس امرےؒ "قارامان" میں پیدا ہوئے۔ یہ جگہ ضلع قونیہ کی تحصیل تھی۔ کچھ عرصہ قبل اسے ضلع کا درجہ دیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ حضرت مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمتہ کا مزار قونیہ میں ہے۔

حضرت یونس امرےؒ کے "قارامان" میں پیدا ہونے کا خیال بھی درست نہیں سمجھا گیا۔ چنانچہ پروفیسر فواد قوپریلی' عبدالباقی گول پنارلی اور پروفیسر فاروق قادری تیمور طاش کے بیان کے مطابق قارامان میں پیدا ہونے والے "یونس" حضرت یونس امرے نہیں ہیں بلکہ ایک اور شخصیت ہیں جن کا اصلی نام "قیر یشچی بابا" (Kirisci Baba) تھا۔

جو محققین حضرت یونس امرےؒ کے قارامان میں پیدا ہونے کا خیال ظاہر کرتے ہیں ان کے بیان کے مطابق آپؒ ایک صاحب حیثیت شخص تھے اور بھیڑ بکریوں کی تجارت کیا کرتے تھے۔ اس کے بالمقابل "نغدے" ضلع میں واقع "صارے قوئے" نامی گاؤں کو آپ کا مقام پیدائش ظاہر کرنے والے ترک محققین کے بیان کے مطابق آپؒ ایک غریب آدمی تھے اور گاؤں میں مزارع کی حیثیت سے رہائش پذیر تھے اور ہل چلا کر گزر اوقات کیا کرتے تھے۔ "بکطاشی مناقب نامہ" سے بھی اس خیال کی تصدیق ہوتی ہے۔

حضرت یونس امرے کے حالات زندگی آپ کے اشعار سے واضح ہوتے ہیں۔ "آپؒ" نے اپنے اشعار میں اپنے شیخ یا پیر کا بھی ذکر کیا ہے۔ لیکن آپ کے حالات زندگی تفصیل کے ساتھ معلوم نہیں ہو سکے اور زیادہ تر افسانوی ماہیت کے ہیں۔ مشہور ہے کہ آپؒ کے عہد میں شدید قحط پڑا۔ آپؒ قحط سے مضطرب ہو کر گھر سے نکلے اور حاجی بکطاشؒ نامی ایک علوی درویش کے پاس پہنچے۔ راستہ میں آپ کو خیال آیا کہ کسی بزرگ کے پاس خالی ہاتھ نہیں جانا چاہئے لیکن آپ کے پاس کوئی چیز خریدنے کے لئے رقم موجود نہیں تھی۔ چنانچہ آپ نے کچھ جنگلی پھل اکٹھے کئے اور حاجی بکطاش ولیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حاجی بکطاش نے آپ سے سوال کیا کہ کیا تم "گندم" لینا چاہتے ہو یا "ہمت" لینا چاہتے ہو۔ حاجی بکطاش نے یہ سوال تین دفعہ دہرایا۔ آپ نے جواب دیا میں گندم لینا چاہتا ہوں۔ اس پر حاجی بکطاش نے اپنے خدام کو حکم دیا کہ گندم کی ایک بوری اس شخص کو دے دو۔ آپ بوری لے کر روانہ ہوئے۔ راستہ میں آپ کو خیال آیا کہ میں نے سخت غلطی کی ہے۔ کاش کہ میں "ہمت" طلب کر لیتا۔ تو اس کے ذریعہ مجھے گندم بھی از خود حاصل ہو جاتی۔ چنانچہ آپ واپس لوٹے اور گندم کی بجائے "ہمت" طلب کی۔ اس پر حاجی بکطاش ولی نے فرمایا کہ اب تمہاری خواہش "طاپدوق امرے" (Tapduk Emre) کی خدمت میں حاضر ہونے سے پوری ہو گی۔ چنانچہ آپ طاپدوق امرےؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کی بیعت کر کے ان کے مریدوں میں داخل ہو گئے۔ آپؒ نے چالیس سال تک اپنے شیخ طریقت کی خدمت کی۔ اسی اثناء میں آپ کی شادی طاپدوق امرےؒ کی صاحبزادی سے ہو گئی۔ بعد ازیں آپؒ واپس لوٹے اور اپنے گاؤں پہنچ کر کچھ عرصہ کے بعد وفات پائی۔

آپؒ کا کلام دو کتابوں پر مشتمل ہے۔ جن میں سے ایک "رسالہ النصیحیہ" ہے جس میں پانچ صد باسٹھ نظمیں ہیں۔ اس کتاب میں آپؒ نے عقل' نفس' غضب' صبر' قناعت' سخاوت' کنجوسی وغیرہ مضامین کی تصوف کے نقطۂ نظر سے تشریح فرمائی ہے۔ یہ ایک مثنوی ہے۔ آپؒ نے اس کے ذریعہ سے انسانوں کو نصیحت کرنے کی سعی کی ہے۔ آپ کے ایک شعر سے پتہ لگتا ہے کہ یہ کتاب 1308ء - 1307ء میں مکمل ہوئی۔

دوسری کتاب آپؒ کا "دیوان" ہے لیکن اس میں بعض دوسرے شعراء کا کلام بھی شامل ہو گیا ہے۔ ان شعراء کا نام بھی "یونس" تھا مثلاً

○ .... عاشق یونس یا درویش یونس جن کا نام یونس امرم (Yunus Emrem) بھی ہے۔ آپ "خلوتیہ" طریقت کی "نور بخشی" شاخ سے منسوب تھے اور پندرھویں صدی عیسوی میں یعنی یونس امرےؒ سے قریباً ڈیڑھ صدی قبل ہوئے ہیں۔ آپ نے اپنے اشعار میں حضرت یونس امرےؒ کا ذکر بڑی محبت سے کیا ہے۔

○ ...... ایک اور شاعر جن کا کلام حضرت یونس امرےؒ سے خلط ملط کر دیا گیا ہے ان کا نام "درویش یونس" ہے۔ آپ عثمان فاضلی کے مرید تھے اور 1711ء میں آپ کی وفات ہوئی۔

○ ...... علاوہ ازیں عاشق پاشا' کاتب زادہ یونس اور سعید امرے کے اشعار بھی حضرت یونس امرےؒ کے اشعار سے خلط ملط کر دئے گئے ہیں۔

محققین نے آپؒ کے دیوان میں سے آپؒ کی اصلی نظموں کو الگ کیا ہے۔ اس طرح آپؒ کی اصلی نظموں کی کل تعداد تین صد تیس بتائی جاتی ہے۔ اس دیوان کے متعدد قلمی نسخے ترکی کتب خانوں میں موجود ہیں۔ نیز یہ دیوان متعدد بار شائع ہو چکا ہے۔ شائع شدہ دیوان کے نسخوں میں سے پروفیسر فاروق قادری تیمور طاش والا نسخہ سب سے زیادہ صحیح سمجھا جاتا ہے۔

حضرت یونس امرےؒ ترک تصوف کے بڑے بڑے اساتذہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔ آپؒ کے بارہ میں یہ ثابت نہیں کہ آپ نے باقاعدہ کسی سکول میں تعلیم حاصل کی۔ لیکن آپؒ کے اشعار سے مترشح ہوتا ہے کہ آپ صاحب علم تھے۔ آپؒ کے اشعار میں عربی اور فارسی ترکیبیں بکثرت موجود ہیں اور قرآن کریم کی آیات کے حوالے بھی آپؒ کے اشعار میں بکثرت موجود ہیں۔ علاوہ ازیں مشہور شاعر حضرت سعدی شیرازی کی بعض فارسی نظموں کا منظوم ترجمہ بھی آپ کے کلام میں موجود ہے۔ آپؒ نے ایک شعر میں تورات' زبور' انجیل اور قرآن کریم کو بالاستیعاب پڑھنے اور ان کے معانی سیکھنے کا ذکر بھی فرمایا ہے۔ اسی طرح آپؒ کے اشعار

اردو کلاس کے نغمے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں

اردو کلاس ہر جگہ بہت مشہور ہوئی ہے۔ اردو کلاس کے نغمے بچے ہر جگہ پڑھتے ہیں ہماری ایک سوال و جواب کی مجلس ہوئی تھی اس میں ترکش نغمہ

صوروم صارے چی چی غے

وہاں لڑکیوں نے اردو کلاس کی بچیوں کی طرح سر پر اسی طرح باندھ کر لا الہ الا اللہ کا نغمہ سنایا۔ لوگوں نے بہت پسند کیا۔ اس نغمے کی تیاری کے سلسلہ میں ترکی راشد کو فون کرتے رہے ہیں۔ لوگ بہت خوش ہوئے انہوں نے بھی ساتھ لا الہ الا اللہ کا نغمہ پڑھا۔ دوسرے دوست جو عیسائی اور سکھ وغیرہ آئے ہوئے تھے وہ بھی بہت خوش ہو کے دیکھ رہے تھے۔ جہاں گئے ہیں اردو کلاس ساتھ پھرتی رہی ہے لوگوں پر بہت اثر ہے اس پر میں تو حیران رہ گیا خوشی کی بات یہ ہے کہ بچوں کی تربیت پر بہت اثر ہے صرف اردو کلاس کی وجہ سے ہماری اتنی بچیاں ان کے گندے معاشرے سے بچی ہیں کہ آدمی حیران ہو جاتا ہے دیکھا اللہ کا کتنا احسان ہے۔

اس کلاس میں ایک رونق ہے ایک مزہ ہے اس لئے اس کی وجہ سے چھوٹی بچیوں کا' جوان بچیوں کا دل اس پہ اٹکتا ہے اور جب نغمے سنتی ہیں ان کا دل کرتا ہے ہم بھی نغمے پڑھیں۔ اور توجہ اس قسم کی باتوں کی طرف ہو گئی ہے۔ اب باہر نکل کے دوسروں میں نہیں پھرتیں۔ بلکہ جماعت میں دلچسپی اور جماعت کے کاموں کا شوق ہو گیا ہے۔ یہ چیزیں ساری اردو کلاس کی برکت سے ان کو مل گئی ہیں۔

حضور نے اردو کلاس کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

اس لئے آپ سب کو مبارک ہو۔

(الفضل 20-اکتوبر 98ء)

میں حضرت اویس قرنیؒ، حضرت منصورؒ حلاج، حضرت ابراہیم ادھمؒ وغیرہ صوفیاء عظام کا ذکر بھی موجود ہے۔ علاوہ ازیں آپؒ نے شیخ صنعان، لیلٰی و مجنوں، خسرو و شیریں، اور دیگر حکایات کا تصوف کے رنگ میں ذکر کیا ہے۔ ان تمام باتوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپؒ نے خصوصی طور پر علم حاصل کیا تھا۔ آپ تفسیر، حدیث اور دیگر اسلامی علوم سے بھی واقف نظر آتے ہیں۔

آپؒ کے اشعار سے یہ اندازہ بھی ہوتا ہے کہ آپؒ نے حضرت مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ کی زیارت بھی کی۔ جب حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ کی وفات ہوئی، اندازہ ہے کہ اس وقت حضرت یونس امرےؒ کی عمر پینتیس یا چونتیس سال تھی۔ آپؒ نے حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ کا بڑے پیار سے ذکر کیا ہے۔ اور آپؒ کو قطب جہاں، خداوندگار اور عارف معنی کے الفاظ سے یاد کیا ہے۔

حضرت یونس امرےؒ نے اپنے کلام میں زندگی، موت، فقیری، غناء، فناء، کائنات، توحید باری تعالیٰ، اخلاص، عبادت، رضائے باری، جنت اور جہنم کی نہایت صوفیانہ تشریح فرمائی ہے۔ آپؒ خداوند تعالیٰ سے یوں مخاطب ہوتے ہیں:

○ ...... تیرا عشق ایک وسیع سمندر ہے اور میں ایک چھوٹی سی مچھلی کی مانند ہوں۔

○ ...... مچھلی پانی سے باہر نکل آئے تو فوراً اس کی موت واقع ہو جاتی ہے۔

ایک اور شعر میں آپ عشق الٰہی کا یوں تذکرہ فرماتے ہیں:

○ ...... میرا دل اور میری آنکھ عشق الٰہی کے نور سے پر ہیں۔

...... میری زبان اس یار کا ذکر کرتی ہے۔ میرے منہ میں اسی ذکر کا مزہ ہے۔

آپؒ خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں جنت کو ترجیح دینے کے خلاف ہیں۔ آپؒ کے نزدیک عبادت الٰہی مکمل تسلیم و رضا، عشق الٰہی اور مطابق احکام خداوندی ہونی ضروری ہے۔ آپؒ نے اس عبادت کی سخت مذمت کی ہے جو کسی منفعت پر مبنی ہو۔ آپ نے ان علماء سوء کی بھی مذمت کی ہے جو منبر رسولؐ پر بیٹھ کر عوام الناس کے سروں پر مسلط ہیں اور عوام کے لئے مصیبت بنے ہوئے ہیں۔ آپؒ کا کلام رائج الوقت خالص ترکی زبان میں ہے۔ آپؒ کے کلام میں اہل بیت کی تعریف بھی بکثرت پائی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شیعہ مفکرین نے آپؒ کو شیعہ مکتب فکر سے منسلک کرنے کی کوشش کی ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ آپؒ اہل سنت میں سے ہیں۔ بایں ہمہ آپؒ تنگ نظر نہیں بلکہ وسیع النظر صوفی ہیں۔

آپ کے مدفن کا کسی کو یقینی علم نہیں ہے۔ متعدد مقامات پر موجود مزاروں کے بارہ میں یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ آپؒ وہاں مدفون ہیں۔ مثلاً بورصہ، بولو، اغریدیر، ارض روم، قیچی بورلی، قارامان، صارے قوئے وغیرہ متعدد مقامات پر آپؒ کے مدفون ہونے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ترک عوام نے آپؒ کے ساتھ اپنی محبت ظاہر کرنے کے لئے متعدد مقامات پر آپؒ کے نام کی یادگاریں بنا ڈالی ہیں۔ غالب گمان یہی ہے کہ آپؒ صارے قوئے میں مدفون ہیں۔ جہاں کتاھیہ دریا اور صاقاریہ دریا کا سنگم ہے۔ یہ مقام سیوری حصار تحصیل میں ہے۔ اس بات کی تصدیق نفحات الانس اور شقائق النعمانیہ (کے تراجم) سے بھی ہوتی ہے۔

اس بات پر بھی بحث کی گئی ہے کہ لفظ "امرے" (Emre) کے کیا معنی ہیں۔ یہ لفظ مختلف شکلوں میں قدیم اویغور ترکی زبان میں بھی موجود ہے۔ غالب گمان یہی ہے کہ یہ لفظ "امراماق" مصدر سے مشتق ہے جس کے معنے ہیں "عاشق ہونا، پیار کرنا" اس لحاظ سے "امرے" کے معنی ہیں "عاشق، پیار کرنے والا دوست یا محبوب" گویا اس لفظ میں فاعلی اور مفعولی دونوں حالتیں پائی جاتی ہیں اور اس سے مراد "خدا تعالیٰ کا عاشق" یا "خدا تعالیٰ کا پیارا" ہے۔

اناطولیہ میں متعدد مقامات اس نام سے موسوم ہیں۔ مثلاً:

امرے (گاؤں)، امرے لر، امرے سلطان، امرے جک، امرے، امرے لی، امرے حاجی لی، امرم سلطان وغیرہ بہت سے گاؤں اس نام سے یاد کئے جاتے ہیں۔ اس سے بھی اندازہ ہوتا ہے کہ کسی زمانہ میں یہ نام بہت مقبول عام تھا۔

حضرت یونس امرےؒ کے بعض ہم عصر مشاہیر کا مختصر تذکرہ بھی مفید رہے گا۔ آپؒ کے ہم عصر بعض شعراء ہیں:

○ ...... **احمد فقیہ:** تیرھویں صدی عیسوی کے مشہور صوفی شاعر ہیں۔ آپ نے "چرخ نامہ" میں اس دنیا کی بے ثباتی اور اگلے جہان کے دائمی ہونے کی طرف توجہ دلائی ہے۔

○ ...... **گل شہری:** تیرھویں صدی کے اخیر اور چودھویں صدی عیسوی کے ابتداء میں ہوئے ہیں۔ حضرت یونس امرےؒ کے بعد اپنے زمانے میں سب سے بڑے شاعر شمار ہوتے ہیں۔ آپ نے فریدالدین عطار کی "منطق الطیر" نامی مثنوی کا ترکی زبان میں شعری ترجمہ کیا ہے۔

○ ...... **خواجہ دھانی:** تیرھویں صدی عیسوی کے شاعر ہیں۔ اخلاقیات اور تصوف سے ہٹ کر شعر کہنے والے مشہور ترک شعراء میں سے ہیں۔

○ ...... **شیاد حمزہ:** تیرھویں صدی میں آپ نے حضرت یونس امرےؒ کے رنگ میں دینی اشعار کہے ہیں۔ "یوسف زلیخا" اور "داستان سلطان محمود" نامی آپ کی مثنویاں بہت مشہور ہیں۔

حرف آخر

حضرت یونس امرےؒ فی الواقع بہت ہی عظیم صوفی، عاشق خدا اور رسولؐ، عاشق قرآن و عاشق دین تھے۔ آج خدا تعالیٰ نے ہماری بہت ہی مخلص احمدی بہن، عاشق احمدیت، خادمہ خلافت احمدیہ، محترمہ امینہ چقماق صاحبہ کے دل میں تحریک کی اور آپ نے ایک ترک احمدی خاتون ہونے کے ناطے سے ایک عظیم ترک صوفی شاعر اور ولی اللہ کے کلام میں سے کچھ اشعار منتخب کرکے احمدی بچیوں کے ایک گروپ کے ذریعہ انہیں ایم ٹی اے پر پیش کیا اور اس طرح سینکڑوں سال کے بعد خدا تعالیٰ نے حضرت یونس امرےؒ کے کلام کے ساری دنیا میں نشر کئے جانے کا انتظام کر دیا۔ آج ساری دنیا کی صوتی لہریں حضرت یونس امرےؒ کے کلام سے گونج رہی ہیں۔ آپؒ کے کلام کا حضرت اقدس مسیح موعودؑ، آپ کے خلفاء کرام اور احمدی شعراء کے کلام کے ساتھ نشر ہونا یقیناً بہت ہی بابرکت اور معنی خیز ہے۔ کیا عجب کہ یہی صوتی لہریں ساری دنیا کے ترکوں کے حضرت مسیح موعود کی غلامی میں داخل ہونے کا موجب بن جائیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 28۔اگست 98ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ: ہدایت اللہ ہادی صاحب

جماعت احمدیہ کینیڈا کا عیدالفطر کا عظیم الشان اجتماع

عیدالفطر کی پروقار تقریب اور روح پرور نظارے

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ کینیڈا نے یکم شوال مورخہ 8۔جنوری 2000ء ہفتہ کے روز عیدالفطر منائی۔ روزوں کے بابرکت ایام کے بعد عید کے روز سب سے بڑا اجتماع Soccer Centre مارٹن گرو، ٹورانٹو میں منعقد ہوا۔ جہاں چھ ہزار سے زائد احباب و خواتین نے عیدالفطر کی نماز میں شمولیت کی۔

جماعت احمدیہ کینیڈا کی روزافزوں ترقی کے باعث ٹورانٹو شہر کے بڑے بڑے ہال بھی اب چھوٹے پڑتے چلے جا رہے ہیں اس لئے نماز عید کا انتظام ایک بہت بڑے وسیع و عریض اور کشادہ سنٹر میں کیا گیا جہاں سردی سے بچاؤ اور دیگر ضروریات کا مناسب اور موزوں انتظام تھا۔ اگرچہ اس سنٹر کا پارکنگ لاٹ بہت وسیع و عریض تھا لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کے بے پایاں فضلوں کے طفیل یہاں کار پارکنگ لاٹ بھی جماعت احمدیہ کی ضروریات کو پورا نہیں کر سکا اس لئے احباب جماعت کی سہولت کے لئے جماعت احمدیہ نے میٹروٹورانٹو اور گرد و نواح کے شہروں کے مختلف حلقوں سے بڑی بڑی سکول بسوں کا انتظام کیا۔ یہ بسیں احباب و خواتین اور بچوں کو آسانی سے عیدگاہ تک لاتی اور لے جاتی رہیں۔ چھٹی کا دن ہونے کی وجہ سے صوبہ اونٹاریو کے بعض دوسرے شہروں سے بھی احباب و خواتین نے اس عظیم الشان اجتماع میں شرکت کی۔ جس کی وجہ سے ساکر سنٹر کا پارکنگ لاٹ کاروں سے اٹا پڑا تھا اور تاحد نظر کاریں ہی کاریں نظر آتی تھیں۔ ساکر سنٹر کے قریب کی سڑکوں اور شاہراہوں پر جگہ جگہ جماعت احمدیہ کی عیدگاہ کے لئے نشان نمایاں طور پر موجود تھے۔ داخلہ کے گیٹ پر خدام نہایت خندہ پیشانی سے کاروں کی آمد و رفت کو کنٹرول کر رہے تھے اور ساکر سنٹر کے پارکنگ لاٹ میں کاروں کو نہایت نظم و ضبط سے پارک کرنے میں لوگوں کی مدد کر رہے تھے۔

اس وسیع و عریض سنٹر میں بڑے بڑے قد آور ٹی وی سکرین لگا دیئے گئے تھے جہاں لاؤڈ سپیکر اور ایم ٹی اے کا انتظام بہت خوب تھا۔ اس سنٹر کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا تھا۔ ایک وسیع و عریض ہال مستورات کے لئے مختص تھا جہاں پردہ کا انتظام تھا۔ دونوں ہالز میں شعبہ مال کے زیر نگرانی فطرانہ اور عید فنڈ وصول کرنے کا وسیع پیمانہ پر اعلیٰ انتظام تھا۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے عید کے روز سردی کا درجہ حرارت مناسب تھا اور موسم قدرے خوشگوار تھا جب کہ عید سے ایک روز پہلے شدید سردی تھی۔ ساکر سنٹر کے وسیع و عریض ہال میں کینیڈین میڈیا نے اس عظیم الشان اجتماع کو باآواز بلند تکبیریں پڑھتے ہوئے سنا اور نہایت جوش و خروش سے ایک دوسرے کو ملتے ہوئے دیکھا اور انہوں نے انتہائی تضرع و عاجزی سے عیدالفطر کی مسنون نماز ادا کرتے ہوئے ایمان افروز اور روح پرور نظارے بھی دیکھے۔ عیدالفطر کے مسنون خطبہ کے دوران اعلیٰ نظم و ضبط، مکمل خاموشی تھی۔ اس پروقار اور عظیم الشان اجتماع کے بعض مناظر کی کینیڈین میڈیا نے تصاویر بھی لیں اور اسی روز شام کو کینیڈین ٹیلی ویژن نے خبریں نشر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کینیڈا کے عیدالفطر کے اس اجتماع کی چند جھلکیاں دکھائیں۔ اور اگلے روز ٹورانٹو سٹار نے عیدالفطر کی خبر لگاتے ہوئے جماعت احمدیہ کینیڈا کے عیدالفطر کے ایمان افروز نظارے کی تصویر نمایاں طور پر شائع کی۔

عیدالفطر کی نماز سے قبل ان دونوں ہالز میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا ریکارڈ شدہ عیدالفطر کا تازہ ترین خطبہ نشر کیا گیا۔ حضور ایدہ اللہ کے اس ایمان افروز خطاب کو احباب و خواتین نے بڑے انہماک اور توجہ سے سنا۔

سوا دس بجے مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا کی اقتداء میں عیدالفطر کی مسنون نماز ادا کی گئی اور نماز کے فوراً بعد دونوں ہال مسنون تکبیرات سے گونج اٹھے۔ مسنون تکبیرات کے بعد محترم امیر صاحب نے پینتالیس منٹ تک عیدالفطر کا خطبہ ارشاد فرمایا۔

خطبہ ثانیہ کے بعد محترم امیر صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔ اس طرح یہ عظیم الشان اور روح پرور اجتماع ساڑھے گیارہ بجے کے لگ بھگ اختتام پذیر ہوا۔ الحمدللہ علیٰ ذٰلک

(الفضل انٹرنیشنل 4۔فروری 2000ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریاض محمود باجوہ صاحب

شذرات

اخبارات ورسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

قلم فروش لفافے

جناب بنیامین رضوی صاحب مذکورہ بالا عنوان کے تحت اپنے کالم میں لکھتے ہیں:۔

ویسے تو جانے والے برسراقتدار طبقہ پر لعنت بھیجنا، گالی دینا، کردار کشی کرنا اور آنے والے کی اتنی "خوشامد" کرنا کہ جس سے بعض دفعہ وہ آنے والے بھی شرم محسوس کریں یہ سب کچھ ہمارے کردار کا حصہ بن گیا ہے مگر بعض قلمکاروں نے تو وہ کچھ کردکھایا ہے کہ مجھے اپریل 1993ء میں غلام اسحاق خان کی سازش پر جب منظور وٹو کے ہاں راتوں رات ڈیڑھ سو ارکان اسمبلی وفاداریاں بدل کر چلے گئے تھے وہ سب کچھ بھول گیا ہے میں "نظربند ہوں" مگر دو تین اخبار ملتے ہیں۔ میں نے بحیثیت "قاری" بھی اور اپنی سیاسی زندگی میں بھی کبھی کسی کو اتنی جلدی گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے نہیں دیکھا جتنا ان "پیشہ ور" قلمکاروں کو دیکھا ہے۔ یہ تو لوٹوں کو ہزاروں میل پیچھے چھوڑ گئے ہیں۔......

بحیثیت "قاری" ہر آنے اور جانے والے کے بارے میں ان کے خیالات پڑھ کر عقل دنگ رہ گئی ہے کہ ان کو کچھ نہیں ہوا۔ ان میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کی تحریروں سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر یہ اسلامی جمہوریہ پاکستان نہ ہوتا تو ہو سکتا ہے کہ یہ کسی آنے یا جانے والے کو نبی قرار دے دیتے جیسا کہ اب جانے والوں کو "ابو جہل" قرار دے رہے ہیں......

میرا ایمان ہے قلم فروشی عصمت فروشی سے بڑا گناہ اور ناقابل معافی شرمناک جرم ہے۔ میں سلام کرتا ہوں ان عظیم قلمکاروں کو جو حلال کھاتے کھاتے مشکلات کا شکار ہیں مگر انہوں نے خودداری سے "قلم" جیسی مقدس چیز کی حفاظت کی ہے جنہوں نے ہمیشہ تہذیب اور اخلاق کے دائرے میں رہ کر صحافتی اصولوں کی پاسداری کرتے ہوئے برسراقتدار یا حزب اختلاف کی کوتاہیوں، کمزوریوں کی مثبت انداز میں ذاتی غرض و مفاد کے لئے نہیں اصلاح کی نیت سے ہمیشہ اس مقدس قلم کا استعمال کیا ہے اور اپنا قومی فریضہ ادا کیا ہے۔

(روزنامہ "نوائے وقت" 13۔ نومبر 1999ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

دلچسپ انکشاف

الزام تراشی کی وبا ہمارے معاشرہ اور ماحول میں مہلک وائرس کی طرح پھیل چکی ہے۔

اسی ضمن میں ایک الزام کا ذکر کرتے ہوئے جناب عطاء الحق قاسمی صاحب لکھتے ہیں:۔ "ابھی گذشتہ دنوں ایک مذہبی جماعت کے لیڈر کا یہ بیان اخبار میں شائع ہوا "لاہور اسلام آباد موٹروے کی تعمیر میں چار سو ارب روپے خورد برد کئے گئے' حالانکہ اس موٹروے کی تعمیر پر ٹوٹل چالیس ارب روپے کے قریب رقم خرچ ہوئی ہے" مگر اس سے یہ اندازہ نہیں لگانا چاہئے کہ مذکورہ مذہبی لیڈر کا بیان غلط ہے' ایک مذہبی پیشوا نے اگر الزام لگایا ہے تو یقیناً صحیح ہوگا چنانچہ حکومت کا فرض بنتا ہے کہ وہ پتہ چلائے کہ چالیس ارب میں سے چار سو ارب کیسے کھائے گئے اور اگر یہ پتہ چلانا ممکن نہ ہو تو بھی اس مذہبی پیشوا کا احترام ہم پر فرض ہے کہ اس نے ایک ایسے راز سے پردہ اٹھایا جو اس کائنات کے راز سے کسی طرح بھی کم نہیں ہے' آج انہوں نے یہ معمہ حل کیا ہے' کل وہ کائنات کا معمہ بھی اسی انداز میں حل کریں گے اور اگر یہ ممکن نہ ہوا تو شمع معمہ تو بہرحال حل کر ہی لیں گے' سنا ہے اس پر لاکھوں کا انعام ہے۔"

(روزنامہ "نوائے وقت" 7۔ دسمبر 1999ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

"اسے کیا نام دیا جائے"

قول و فعل کا تضاد جہاں خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہوتا ہے وہاں ہر خاص و عام کے لئے باعث ابتلا بھی بنتا ہے۔ مذہبی راہنماؤں کی دو عملی دیکھ کر جناب راجہ انور صاحب لکھتے ہیں:۔

"رہبران دین کی یہ دنیاوی سیاست دیکھ کر میری نگاہیں اس عظیم ہستی' کی جانب اٹھ جاتی ہیں' جنہوں نے اپنی زندگی کے آخری لمحے تک محنت شاقہ سے اپنا پیٹ پالا۔ جن کی خاک پا سے محراب و منبر کو زینت ملی۔ انہوں نے تو اونٹ اور گھوڑے جمع کرنے کی بجائے سادہ ترین زندگی گزاری۔ اس سرچشمۂ ہدایت نے تو کسی سے قرآن پڑھانے' سکھانے یا اس پر عمل پیرا ہونے کا کوئی ہدیہ یا نذرانہ قبول نہیں کیا۔ انہوں نے قربانی کی کھالیں جمع کیں نہ زکوٰۃ کی رقم سے کوئی درس کھولا اور نہ دین کے نام پر چندے اکٹھے کیے۔ قریش نے حیات مبارکہ ختم کرنے کے منصوبے باندھے اور ان پر باقاعدہ حملے کیے' لیکن انہوں نے تو اپنی زندگی کی حفاظت اللہ پر چھوڑ دی' اور کوئی مسلح محافظ نہیں رکھا کہ اللہ پر یقین رکھنے والوں کے لئے اللہ سے بڑا محافظ اور کون ہو سکتا ہے؟ چنانچہ جب معرکہ رزم آیا تو انہوں نے لشکر کی قیادت بھی فرمائی۔

اور جو لوگ ان کے محراب و منبر کے وارث کہلوانے پر بضد ہیں' اگر وہ نماز و قرآن پڑھانے کا معاوضہ وصول کریں' اسلام اور دین کے نام پر جائیدادیں اکٹھی کریں' عالیشان کوٹھیوں میں رہائش رکھیں اور مہنگی ترین گاڑیوں میں گھومیں۔ دوسروں کو جہاد اور شہادت کا درس دینے والے اگر اپنی جان بچانے کے لئے مسلح گارڈز کے سائے میں چلیں۔ اخوت' برابری اور رواداری کا پرچار کرنے کے بجائے ایک دوسرے کا سر کاٹنے کی تبلیغ کریں۔ اللہ کے مقدس نام پر اقتدار و حاکمیت کی خواہش کریں اور اسلام کا علم لے کر خود کو سیاست کے کیچڑ میں لت پت کر لیں' تو پھر اسے کیا نام دیا جائے؟"

(روزنامہ "خبریں" 2۔ دسمبر 1999ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مذہب اور مذہبی طبقات

کلمہ گو کے ہاتھوں اپنے ہی کلمہ گو بھائیوں کی قتل و غارت پر ہر کوئی افسردہ اور پریشان ہے۔ اسی پریشانی کا اظہار کرتے ہوئے جناب ارشاد اللہ کمال صاحب اپنے کالم بعنوان "مذہب کا جنازہ" میں لکھتے ہیں:۔

"مذہبی طبقات بھی عموماً سماجی و معاشی مفادات کی پیداوار ہیں۔ مذہب کے نام پر وجود میں آنے والے بعض فرقوں کا بنیادی اصول مختلف النوع طریقوں سے روپے پیسے ہی کا حصول ہے۔ اکثر فرقوں کو دینی فکر نے جنم نہیں دیا' بلکہ یہ ظالم انسانی رویوں اور مادی و دنیوی خواہشات کی سوغات ہیں۔ مزدور اور مالک کا عناد' آجر اور اجیر کا تضاد' زیردست اور زبردست کا فساد اسی کشمکش کا حصہ اور دینداری کے پردے میں دنیاداری کا ایک ناتمام قصہ ہے اور چلتے چلتے بات یہاں تک آ پہنچی ہے کہ ایک غریب کے جنازے میں زیادہ تر غریب ہی آتے ہیں۔ دنیا میں رہن سہن ہی الگ تھلگ نہیں بلکہ ایک حد تک قبرستان یا کم از کم قبروں کے احاطے بھی جدا جدا ہیں۔ یہ سب کچھ بدقسمتی سے اہل مذہب میں بھی روا ٹھہر گیا ہے' اور اس کا حقیقی سبب یہ ہے کہ بعض مذہبی گروہ بھی دراصل معاشی طبقوں ہی کا عکس ہیں۔ مکمل عکس۔

غالباً اسی لئے ایک آزاد خیال دانشور نے اپنے بیٹے کو یہ وصیت کی تھی کہ خود کو ہمیشہ ایسے شیریں زباں بزرگوں سے محفوظ رکھنا جو پارسائی کا مقدس لبادہ اوڑھے رہتے ہیں۔ مقدس کلام کے حوالوں سے اپنی عیارانہ باتوں کو سجاتے' مکارانہ انداز میں سادہ لوح لوگوں کو ورغلاتے اور نہایت فنکارانہ چابکدستی سے انہیں ان کی املاک سے محروم کر دیتے ہیں۔...... فرقہ واریت کے تدارک کے لئے فوری اقدامات کے طور پر مندرجہ ذیل طریق کار اختیار کیا جا سکتا ہے۔

○ ...... ایک قومی نوعیت کا بورڈ تشکیل دیا جائے جو قبل از اشاعت ہر قسم کے مذہبی لٹریچر کا جائزہ لے اور پھر این او سی جاری کرے' تاکہ مشتعل کر دینے والا زہریلا مواد اشاعت سے قبل ہی تلف ہو سکے۔ تاہم تہذیب و شائستگی کے دائرہ میں رہتے ہوئے تفاسیر پر کسی قسم کی کوئی قدغن عائد نہ ہو' تاکہ عصری و ارتقائی تقاضوں کے مطابق دینی و قومی فریضہ سرانجام پاتا رہے اور قرآنی مبادیات سے متعلق کوئی طالع آزما مخلوق خدا کو الجھا نہ سکے۔

○ ...... مساجد اور امام باڑوں میں بے دریغ مواعظ اور مجالس پر پابندی عائد کی جائے۔ واعظین و مقررین کے لئے ایک علمی معیار مقرر ہو' تاکہ ایرا غیرا منبر و محراب کی عزت سے نہ کھیل سکے۔

○ ...... فریقین کی بقاء کا راز اسی میں ہے کہ وہ ہوش کے ناخن لیں۔ اب تو متحارب گروہوں میں بھی یہ چہ میگوئیاں عام ہونے لگی ہیں کہ ہمارے نام پر وقتاً فوقتاً یہ لاشوں کے ڈھیر کون لگا جاتا ہے؟ اس خونی کھیل کا آغاز اگر ہماری طرف سے ہوا تھا تو پھر بھی اس کھیل کو مزید آگے بڑھانے اور منطقی انجام کی طرف لانے والا آخر کون ہے؟ شیعہ و سنی کو آپس میں لڑا کر پوری دنیا میں جامع منصوبہ بندی کے تحت یہ تاثر کون پھیلا رہا ہے کہ اسلام تو تنگ نظری و تنگ فکری کے پیغام کا نام ہے؟ آخر دین فطرت کو فطرت کا دشمن اور اخوت و رواداری کے برعکس خون کا پیاسا کون دکھانا اور منوانا چاہتا ہے؟

○ ...... ٹھوکریں کھا کر اب سنبھلنے کا وقت ہے' وگرنہ ہماری بربادیوں کے مشورے کہاں کہاں نہیں ہو رہے؟ مومن حلقہ یاراں میں ابریشم کی طرح نرم اور معرکہ حق و باطل میں مانند فولاد ہوا کرتا تھا' یہ کیسے مسلمان ہیں' جو اسلام کے نام پر اسلام کے بیٹوں کو ہی ذبح کر رہے ہیں؟ اگر جان بوجھ کر مسلمانوں کو قتل کرنے والے بھی مسلمان ہیں تو پھر کافر کون ہے؟ اور اگر یہ کافر ہیں تو مسلمان کون ہے؟ آخر مذہب کا اس طرح جنازہ نکالنے والوں کو کیا نام دیا جائے؟"

(روزنامہ "اوصاف" اسلام آباد 28۔ جنوری 2000ء)

لہسن اور کینسر

لہسن بہت ہی فائدہ مند چیز ہے اللہ تعالیٰ نے اس میں مختلف بیماریوں سے بچاؤ کی طاقت رکھی ہے۔ سب سے اہم خوبی لہسن کے استعمال کی یہ ہے کہ خون کی رگوں میں موجود کولیسٹرول کو جلا دیتا ہے اور خون میں موجود چکنائی کو ختم کر کے اسے گاڑھا ہونے سے بچاتا ہے۔ اس سے ایک طرف بلڈ پریشر کے مریض خون کی باآسانی گردش سے دل کے دورے سے محفوظ رہتے ہیں۔ مگر موجودہ زمانے میں ہمارے معاشرے کے نمائشی افراد اس کے استعمال سے اس لئے کتراتے ہیں کہ اس کے استعمال کے بعد منہ سے بو آتی ہے۔ اگر وہ اسے اپنی خوراک میں صحیح طرح استعمال کریں اور کھانا کھانے کے بعد اچھی طرح منہ برش کر لیں تو یہ شکایت نہ ہو۔ لہسن کی خصوصیات کے بارے میں مزید تحقیق کرتے ہوئے نیوزی لینڈ میں مقیم ایک جوڑے نے لہسن کے استعمال سے کینسر سے بچاؤ کے بارے میں

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام مصطفیٰ تبسم صاحب

گوشت کا استعمال اور احتیاط

ہم زیادہ عرصہ تک گوشت کو آسانی سے ہضم نہیں کرسکتے۔ جب بھی ہم گائے یا بکری کا گوشت کھاتے ہیں خواہ وہ سینڈ وچ کی صورت میں کھائیں یا قورمہ کباب کی صورت میں۔ زبان کے چٹخارے کے ساتھ ساتھ ہم اس میں شامل تمام Fats اور Cholestrol بھی اپنے خون میں شامل کرتے چلے جاتے ہیں جن کی زیادتی کسی صورت بھی اچھی نہیں جبکہ Whit Meat جس میں مرغی اور مچھلی کا گوشت شامل ہے ہماری غذائیت کے اعتبار سے کافی حد تک قابل قبول ہوتا ہے۔ آج کل لوگ گائے اور بکری کے گوشت سے اجتناب برتنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم میں سے بہت سے لوگوں نے تو گائے اور بکری کے گوشت کو بالکل ہی ختم کردیا ہے اور اس طرح کرنے سے فربہ اندام لوگ بہت حد تک اپنا وزن کم کرنے' کیلوریز بچانے میں کامیاب نظر آتے ہیں۔ آج کل بہت سے ماہرین غذائیت اس رجحان پر بھرپور توجہ دے رہے ہیں ان کے مطابق اگر گوشت کھانا بالکل بند کردیا جائے تو غذا میں شامل بہت سی چیزیں جو کہ انسانی جسم کے لئے ضروری ہوتی ہیں ان کا جسم کو ملنا بہت مشکل ہو جائے گا۔

مثال کے طور پر ہم Protein کی بات کرتے ہیں۔ پروٹین ہمارے جسم میں 22۔ امائنوایسڈ Amino Acid لے کر داخل ہوتا ہے جبکہ ہماری جسمانی قوت صرف 13 پروٹین خود سے تیار کرنے کی اہل ہوتی ہے۔

اگر گوشت کھانا بالکل بند کردیا جائے تو پھر باقی 9 پروٹینز کا انتظام ہمیں اپنی غذاؤں سے کرنا بہت ضروری ہو جاتا ہے۔ گوشت میں موجود پروٹین ان 9۔ امائنوایسڈ Amino Acid کی کمی کو بخوبی پورا کرسکتا ہے۔ جبکہ سبزیاں' اناج اور میوے وغیرہ اس کمی کو پورا نہیں کرسکتے۔ ان سبزیوں' اناج اور میوہ جات وغیرہ سے مکمل غذائیت حاصل کرنے کے لئے ہمیں اپنی روزمرہ کی غذا کو ترتیب دینا پڑتا ہے اور ایک طرح سے کھانوں کے مکمل سیٹ بنانے پڑیں گے جو کہ یقیناً ہم میں سے بہت کم لوگ صحیح طریق سے کرسکتے ہیں۔

جو پروٹین گوشت سے حاصل کیا جاسکتا ہے وہ غذائیت کو متوازن کرنے کے لئے ایک ضروری چیز ہے۔ ضروری نہیں کہ ہم زیادہ مقدار میں گوشت استعمال کریں گوشت کا استعمال مکمل طور پر بند کردینا بھی مفید نہیں۔

بہتر یہ ہے کہ سبزیوں اور دیگر خورونوش کی اشیاء کے ساتھ کم مقدار میں گوشت کا استعمال جاری رکھا جائے اس طرح ہم اپنی غذا کا توازن برقرار رکھنے میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔

گوشت ہمارے خون میں شامل ایک خاص عنصر Iron کے لئے بھی بہت ضروری ہے۔ ہمارے خون کے خلیوں میں Haemoglobin ہوتا ہے جو خون کو Oxygen فراہم کرتا ہے اگر خون میں Iron کی کمی ہو جائے تو Haemoglobin کی بھی کمی ہو جاتی ہے جو کہ خطرناک ہے۔ گوشت میں موجود Iron خون میں آسانی سے جذب ہو جاتا ہے اور اس کے علاوہ یہ Iron جذب کرنے میں مدد دیتا ہے۔ Vitamin B Complex کے لئے بھی گوشت ایک ذریعہ ہے جو کہ ہمارے جسم میں توڑ پھوڑ کے عمل جس کو Metabolism کہتے ہیں کے لئے بہت ضروری ہے ان تمام مندرجہ بالا فوائد کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم کسی بھی طرح یہ نہیں کہہ سکتے کہ گوشت ہمارے لئے نقصان دہ ہے۔

یقیناً اس کی زیادتی ہمارے لئے نقصان کا باعث ضرور ہوسکتی ہے مگر مکمل طور پر گوشت سے اجتناب برتنا نہ صرف ہمارے دیگر جسمانی اعضاء بلکہ Taste Buds کے لئے بھی نقصان دہ ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں گوشت کا کاروبار کرنے والی تمام کمپنیاں اس بات کو محسوس کرچکی ہیں کہ گوشت کے اندر موجود تمام Fats کو قابل قبول حد تک کم کردیا جائے۔ لہٰذا جانوروں کی دیکھ بھال کے وقت ان کے کھانے پینے کا انتظام اس طرح کیا جاتا ہے کہ وہ فربہ نہ ہوسکیں اور بہت نارمل رہیں۔ اس طرح جو گوشت حاصل ہوتا ہے وہ بہت حد تک Fats سے مبرا ہوتا ہے یہاں پاکستان میں بھی ہم اس طرح کا گوشت حاصل کرسکتے ہیں اور اس سے گوشت کی قیمت میں بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

ہم لوگ گوشت کو بالکل ختم کردینے کی بجائے اگر خود ہی گوشت میں سے Fats کو کاٹ کر الگ کردیں تو یقیناً ہم ایسا گوشت کھاسکتے ہیں جس میں کیلوریز یا صحت کے لئے کوئی خطرہ نہ ہو۔ اگر ہم صحیح کھانا کھانے کے طریقے استعمال کریں۔ شاپنگ صحیح طریق پر کریں صاف ستھرا گوشت خرید کر کھائیں تو ایک متوازن غذا کھانے کے ذریعے ہم صحت مند رہ سکتے ہیں۔

صحیح گوشت کیسے حاصل کیا جائے؟

سب سے پہلے تو ہمیں اس بات کا خیال رکھنا بہت ضروری ہوتا ہے کہ جو گوشت ہم خرید رہے ہیں وہ جسم کے کس حصے کا ہے کیونکہ تمام جسم کا گوشت ایک جیسا نہیں ہوتا۔ مختلف حصے کیلوریز اور Fats کی مختلف مقدار لیے ہوتے ہیں۔

یہاں یہ بات یاد رکھنے کی ہے ہمارے یہاں پاکستان میں جو گوشت مارکیٹ سے خریدا جاتا ہے وہ ہرگز Processed اور Cured نہیں ہوتا۔ اور اس میں Fats اور Sodium بہت زیادہ مقدار میں موجود ہوتے ہیں اگر خریدے ہوئے گوشت کے ٹکڑوں کے ساتھ سفید حصہ زیادہ ہو تو ظاہر ہے وہ چربی ہے جو کاٹ کر الگ کردینے میں ہی عقل مندی ہے۔

بغیر چربی کے صاف گوشت استعمال کریں اگر آپ قیمہ لینا چاہتے ہیں تو گوشت کا ایک صاف ٹکڑا خرید کر اسے گھر میں پیس لیں یہ سب سے بہتر ہے یا گھر میں پیسنے کا انتظام نہ ہو تو ایک صاف پیس خرید کر اس کا دوکاندار سے قیمہ بنوالیا جائے۔

پکانے کا صحیح طریق

گوشت پکانے کا صحیح طریق تو یہی ہے کہ جتنی چربی نظر آرہی ہو تمام کاٹ کر پھینک دی جائے اگر ہوسکے تو پسلیوں کے گوشت میں سے بھی تمام چربی نکال دینا ہی بہتر ہوتا ہے۔ کھانا پکانے کے کئی طریقے ایسے ہیں جن سے بہتر نتائج حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ یعنی لذیذ اور بغیر چربی کا کھانا۔ کم تیل یا گھی استعمال کرکے ہلکا شوربہ بن سکتا ہے۔ پکا ہوا Roasted یا Grilled گوشت بھی مفید ہے۔ مرغن کھانا جیسے قورمہ' بریانی وغیرہ تو کسی طور پر بھی صحت کے لئے اچھے نہیں۔ نہ صرف گوشت بلکہ اس میں موجود مصالحہ جات کی زیادتی بھی ہمارے لئے نقصان دہ ہے۔ ہلکا سینکا ہوا گوشت جس میں ذائقہ لانے کے لئے آپ ہلکے مصالحہ' سرکہ' لیموں وغیرہ استعمال کرسکتے ہیں یہ وٹامنز برقرار رکھنے کے لئے بہت مفید ہے۔

کیونکہ لال گوشت Fats کی زیادتی اور اس کے نتیجے میں ہونے والی دل کی بیماریوں کے لئے مشہور ہے متوازن غذا نہ ہونے کی وجہ سے بھی کبھی تو جسم میں Fats کی کمی بھی ہو جاتی ہے اور اس کے علاوہ صحیح معلومات نہ ہونے کی وجہ سے جو کھانا استعمال کیا جاتا ہے وہ غذائیت کے اعتبار سے بھی مناسب نہیں ہوتا بیرون ملک تو گوشت کی بجائے انڈے اور پنیر کا استعمال بکثرت ہو رہا ہے۔ ڈائٹنگ کرنے والے لوگ اپنی غذا میں گوشت کا استعمال ختم کرکے یہ سمجھتے ہیں کہ اپنی کیلوریز کو کم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ ایسا ہوتا تو ہے مگر گوشت کا استعمال مکمل طور پر بند ہرگز نہیں کرنا چاہئے۔ اس سے ہمارے جسم میں کمی واقع ہو جاتی ہے ہر چیز کا متوازن ہونا ضروری ہے۔

جو لوگ گوشت کھانا بالکل بند کرچکے ہیں یقیناً وہ دوبارہ گوشت کی طرف مائل ہوسکتے ہیں۔ اگر ہم ہفتہ میں تین دن آٹھ گرام گوشت کھائیں تو ہماری جسمانی ضروریات کے لئے بہت کافی ہوتا ہے۔ کھانوں میں گوشت کو خاص ڈش رکھنے کی بجائے اگر سائڈ ڈش بنالیا جائے تو بہتر ہے۔ سبزیوں کا استعمال زیادہ ہونا چاہئے۔ گوشت کے ساتھ سبزیوں کے کئی Combinations بنائے جاسکتے ہیں۔

یہاں پھر وہی بات آجاتی ہے کہ متوازن ہر چیز اچھی ہوتی ہے۔ ہر انسان میں صلاحیتیں موجود ہوتی ہیں۔ کھانا پکانا بھی ایک آرٹ ہے۔ تمام ڈشیں کسی نہ کسی کی ذہنی پیداوار ہیں۔ ہم بھی اپنی ذہنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر ایسی ڈشیں ترتیب دے سکتے ہیں جو کہ نہ صرف لذیذ ہوں بلکہ غذائی اعتبار سے مفید بھی ہوں۔

(ماہنامہ کچن اگست 1999ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 5

کامیاب تجربات کئے ہیں اور ایک صحت مند انسان کے لئے روزانہ لہسن کی مقدار کا پتہ چلایا ہے۔ انہوں نے سب سے پہلے یہ تجربات چوہوں پر کیے اور انہیں پانچ روز تک مختلف مقدار میں لہسن استعمال کرایا۔ اس تجربے کے نتائج سے یہ بات سامنے آئی کہ اعشاریہ 3 ملی گرام ایک کلو گوشت کے لئے مفید ہے۔ یعنی ایک عام آدمی کے لئے ایک جوا لہسن روز استعمال کرنا کینسر سے بچاؤ کا قدرتی طریقہ ہے۔ لہٰذا اس بہترین سبزی کو اپنی غذا کا حصہ بنائیے اور مختلف بیماریوں سے محفوظ رہئے۔

(ماہنامہ "سائنس ڈائجسٹ" کراچی جنوری 2000ء ص 178)

مذہبی سرٹیفکیٹ

وطن عزیز میں مذہب کے نام پر ایک طبقے کی بلیک میلنگ کا سلسلہ طویل عرصہ سے تاحال جاری ہے اسی حوالے سے جناب سلطان محمود قاضی صاحب اپنے ایک کالم میں لکھتے ہیں "چیف ایگزیکٹو نے دوٹوک الفاظ میں اعلان کیا کہ وہ مسلمان ہیں اور انہیں کسی سے سرٹیفکیٹ لینے کی ضرورت نہیں اس طرح مذہبی معاملے میں منافقت کا سہارا نہیں لیا جنرل ضیاء الحق نے مذہب کو اس بے جگری سے استعمال کیا اور ملاؤں سے داد و تحسین حاصل کی کہ پھر حکمران مذہبی حلقوں سے بلیک میل ہوتا رہا اب یہی وجہ ہے قاضی حسین احمد نے کمال ازم کا شوشا چھوڑا لیکن عوام نے اس کو پذیرائی نہیں بخشی۔ دراصل پاکستان کے لوگ سچے اور کھرے مسلمان ہیں وہ خوف خدا رکھتے ہیں اور عشق رسولؐ ان کے دلوں میں موجزن ہے وہ تو اپنے بچوں کا بہتر مستقبل چاہتے ہیں خوشحال پاکستان ان کی منزل ہے جس میں کوئی طاقت ور کسی مظلوم و بے کس کا استحصال نہ کرسکے۔ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں پر کسی ایک طبقہ کا قبضہ نہ ہو بلکہ روٹی کپڑا اور مکان پر ہر کسی کا حق ہو۔ لہٰذا چیف ایگزیکٹو کو ہم نہایت دردمندانہ مخلصانہ مشورہ دیں گے کہ وہ حقائق جاننے کا کمیشن مستقل بنیادوں پر قائم کردیں جن لوگوں نے سرکاری خزانے کو لوٹا ان سے حساب لیں یہ بھی دیکھیں کہ آئی ایس آئی سے کن سیاستدانوں نے فنڈز لے کر آئی جے آئی کے پلیٹ فارم پر انتخاب میں حصہ لیا اور جہاد کشمیر کے نام پر کتنی رقم حکومت سے حاصل کی۔ جنرل یحییٰ کے عیسائی وزیر قانون جسٹس اے آر کارنیلس کے بنائے گئے آئین کو عین اسلامی آئین کہنے والے ملائیت پر عمل نہ کرنے والوں کو اسلام دشمن کیوں اور کس طرح کہہ دیتے ہیں۔

(روزنامہ "اوصاف" اسلام آباد 12۔ نومبر 1999ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 25۔ فروری 2000ء کو مکرم عبدالرؤف صاحب معلم وقف جدید کو بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت جاذب احمد عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک خادم دین بنائے۔

○ مکرم حسن محمد خالد صاحب ابن مکرم شاہ محمد حامد گوندل صاحب طاہر آباد ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام شعیب حسن تجویز ہوا ہے جو وقف نو کی تحریک میں شامل ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود کو سلسلہ احمدیہ کا خادم اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔

رابطہ کریں

مکرم غلام مصطفیٰ صاحب ولد مکرم بشیر احمد صاحب نے 1982ء میں کھوسکی ضلع بدین سندھ سے وصیت کی تھی۔ ان کے بارے میں انکے کسی عزیز یا دوست کو علم ہو تو دفتر وصیت سے رابطہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

درخواست دعا

○ مکرم ملک نور الٰہی صاحب صدر حلقہ وحدت کالونی لاہور کی اہلیہ صاحبہ شدید بیمار ہیں اور شیخ زید ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم نعیم احمد ملہی صاحب شاہ نواز ٹیکسٹائل ملز رائے ونڈ مانگا روڈ کا صاحب زادہ نمونیہ ہونے کی وجہ سے بیمار ہے احباب جماعت سے ان کی جلد صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم مسعود احمد ظفر صاحب کارکن دفتر انصار اللہ ربوہ کی نانی محترمہ شریفاں بی بی صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری ابراہیم صاحب احمد نگر دو یوم سے بوجہ فالج جس کا حملہ زبان پر ہے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ماہر امراض دل کی آمد

مکرم ڈاکٹر بریگیڈیئر مسعود الحسن نوری صاحب ماہر امراض دل مورخہ 2000-3-19 کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ / علاج کریں گے۔ ضرورتمند مریض ہسپتال ہذا کے پرچی روم سے پرچی بنوا کر میڈیکل آؤٹ ڈور سے رابطہ کرکے ضروری ٹیسٹ وغیرہ کروا کر وقت حاصل کرلیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال)

قائدین مجالس توجہ فرمائیں

موسم بہار کی شجرکاری مہم کا آغاز ہو چکا ہے۔ لہٰذا اپنے اردگرد کے ماحول میں مناسب جگہوں پر زیادہ سے زیادہ پودے لگوائیں اور انکی حفاظت کا خاص انتظام کریں نیز اپنی مساعی کی رپورٹ مرکز کو ضرور بھجوائیں۔

(مہتمم وقار عمل)

تقریب نکاح و رخصتانہ

○ محترمہ امۃ القدیر بشریٰ صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب ساکن 3/18 دارالرحمت وسطی کا نکاح ہمراہ مکرم رئیس احمد صاحب ابن مکرم محمد ادریس صاحب ساکن محلہ اسلام پورہ ملتان شہر مبلغ -/25000 (پچیس ہزار روپے) حق مہر پر مکرم سمیع اللہ زاہد صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ 13- جنوری 2000ء کو بارات کی آمد پر 2/18 دارالرحمت وسطی میں پڑھا۔

عزیزہ امۃ القدیر بشریٰ صاحبہ حضرت مولوی علی شیر صاحب زیروی رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی اور چوہدری محمد عیسیٰ صاحب زیروی مرحوم کی نواسی ہیں۔ اسی روز بعد دوپہر ڈیڑھ بجے تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید نے دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر جہت سے بابرکت بنائے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم محمد ابتسام صاحب بابت ترکہ مکرم حکیم محمد شفیع صاحب)

مکرم محمد ابتسام صاحب ساکن سادھوکی ضلع گوجرانوالہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری حکیم محمد شفیع صاحب ابن مکرم چوہدری احمد دین صاحب بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ قطعہ نمبر 29/15 دارالنصر ربوہ رقبہ ایک کنال انکے نام بطور مقاطعہ غیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ میرے بھائی مکرم محمد انعام کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(1) محترمہ صالحہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم محمد اسلام صاحب (بیٹا)
(3) مکرم محمد اکرام صاحب (بیٹا)
(4) مکرم محمد انعام صاحب (بیٹا)
(5) مکرم محمد احتشام صاحب (بیٹا)
(6) مکرم محمد ابتسام صاحب (بیٹا)
(7) محترمہ نصرت چوہدری صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

یمن میں پولینڈ کا سفیر اغوا کرلیا گیا

یمن میں مسلح قبائلیوں نے پولینڈ کے سفیر کو اغوا کرلیا۔ نامعلوم افراد نے سفیر کو اغوا کرکے دارالحکومت سے 30 میل دور الیمانیا طین پہنچا دیا۔ قبائلیوں نے اپنا ساتھی جیل سے رہا کرانے کا مطالبہ کیا ہے۔ پولیس حرکت میں آگئی۔

حزب اللہ اور اسرائیلی فوج کے حملے

حزب اللہ اور اسرائیلی فوج نے ایک دوسرے پر راکٹوں اور بموں سے حملے کئے۔ درجنوں افراد ہلاک ہو گئے۔ اسرائیلی فوج نے تل ابیب کے نواحی علاقے تابے میں فلسطینی چھاپہ ماروں کے ٹھکانوں پر بموں سے حملہ کیا۔ جس میں متعدد فلسطینی شہید ہو گئے۔ کارروائی میں ہیلی کاپٹروں سے بھی فائرنگ کی گئی۔ پولیس نے سول آبادی کو علاقہ سے نکال دیا۔ حزب اللہ نے جنوبی لبنان میں اسرائیلی فوج پر حملہ کرکے متعدد اسرائیلی ٹھکانے لگادیئے۔

برطانیہ نے ہائی جیکروں کو پناہ دے دی

برطانیہ نے افغان طیارہ اغوا کرنے والے ہائی جیکروں سمیت 8۔ افراد کو سیاسی پناہ دے دی ہے۔ برطانوی وزیر داخلہ جیک سٹراب نے بتایا ہے کہ دو ہائی جیکروں اور دیگر چھ افراد کو اس لئے برطانیہ میں قیام کرنے کی اجازت ہے کہ وطن واپس بھجوائے جانے کی صورت میں ان پر ظلم و ستم کا خطرہ ہے۔ ان لوگوں نے ہائی جیکنگ سے پہلے ہی پناہ کی درخواستیں دائر کر رکھی تھیں یہ اتفاق تھا کہ یہ لوگ اس طیارے میں سوار ہوئے۔

جسم سے بم باندھ کر جیپ اڑا دی

سری لنکا میں خاتون نے جسم سے بم باندھ کر فوجی جیپ اڑا دی۔ تامل خودکش عورت کا ارادہ تھا کہ وہ بریگیڈیئر دیال کی جیپ پر چھلانگ مار کر چڑھ جائے گی لیکن اس نے بم چند لمحے پہلے چلا دیا جس سے بریگیڈیئر بچ گیا۔ ایک فوجی ہلاک ہوگیا اور متعدد زخمی ہوگئے۔

برما اور افغانستان پر پابندیوں کا امکان

منشیات کے خاتمہ کی عالمی مہم میں تعاون نہ کرنے پر برما اور افغانستان پر پابندیاں عائد ہونے کا امکان ہے۔ امریکہ نے ان ملکوں کے بارے میں یہ تصدیق جاری کرنے سے انکار کردیا ہے کہ یہ ملک منشیات کے خلاف جنگ میں تعاون کر رہے ہیں۔ لہٰذا ان پر امریکی پابندیاں عائد ہوسکتی ہیں۔

ایران کی مدد کرنے والوں کے خلاف بل

امریکی کانگرس میں ایران کی مدد کرنے والے ممالک کے خلاف پابندی کا بل منظور کرلیا۔ اس بل کا مقصد روس، چین اور شمالی کوریا کو یہ باور کرانا ہے کہ وہ ایران کو مہلک ہتھیاروں کی ٹیکنالوجی فراہم کرنے سے باز رہیں۔ یہ بل امریکی سینٹ پہلے ہی منظور کر چکی ہے۔ امریکی صدر کو ان ملکوں کا اقتصادی بائیکاٹ کرنے کا اختیار دے دیا گیا ہے جو ایران کی میزائل ٹیکنالوجی کے حصول میں مدد کر رہے ہیں۔

بی جے پی اور اتحادیوں میں اختلافات

ہندو انتہا پسند تنظیم راشٹریہ سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کی سرپرستی کرنے کے معاملے پر بی جے پی اور اتحادیوں میں اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ اتحادیوں نے کہا ہے کہ سرکاری ملازمین کے آر ایس ایس میں شمولیت کے مسئلہ پر لوک سبھا میں رائے شماری کرائی گئی تو بی جے پی کی حمایت نہیں کریں گے۔

فلسطین میں مظاہرے جاری

فلسطین میں پولیس کی طرف سے جلسے جلوسوں پر پابندی کے اعلان کے باوجود سینکڑوں طلبہ نے مظاہرہ کیا۔ مظاہرین نے فرانسیسی وزیراعظم کے خلاف نعرے لگائے۔ پولیس نے مظاہرین کو سڑکوں پر آنے سے روک دیا۔

لیبیا میں وزراء کی برطرفی

لیبیا میں چار کے سوا باقی تمام وزراء کو برطرف کرکے ان کی وزارتوں کی ذمہ داری بلدیاتی کونسلوں کے سپرد کر دی گئی ہے۔ جو عہدے وزیراعظم کی ماتحتی میں قائم رکھے گئے ہیں ان میں خزانہ، خارجہ، عدلیہ، سیکیورٹی اطلاعات شامل ہیں۔

فاسٹ فوڈ ہوٹل میں فائرنگ

امریکی ریاست پنسلوانیا کے شہر پٹس برگ میں ایک شخص نے ایک فاسٹ فوڈ میں بلااشتعال فائرنگ کردی جس سے دو افراد موقع پر ہلاک ہوگئے، جبکہ 3 شدید زخمی ہوئے ملزم کو گرفتار کر لیا گیا۔

اسرائیل چین مشترکہ تحقیق

اسرائیل چین کے ساتھ مل کر کمرشل اشیاء پر تحقیق کا منصوبہ شروع کرے گا۔ باہمی تجارت بڑھانے کے لئے یہ فیصلہ دونوں ملکوں کے وزرائے تجارت کی بیجنگ میں ملاقات میں کیا گیا۔ معاہدے پر باضابطہ دستخط چینی صدر جیانگ زیمن اگلے ماہ اپنے دورہ اسرائیل کے دوران کریں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 3 مارچ۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 12 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 24 درجے سنٹی گریڈ
ہفتہ 4۔مارچ۔ غروب آفتاب۔ 6-10
اتوار 5۔مارچ۔ طلوع فجر۔ 5-08
اتوار 5۔مارچ۔ طلوع آفتاب۔ 6-29

اللہ انصاف کی ہمت دے

سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس ارشاد حسن خان نے 12-اکتوبر کے اقدام کو چیلنج کرنے والی درخواستوں کی سماعت کے دوران اپنے ریمارکس میں کہاکہ کوئی بھی اقدام کالعدم قرار دے سکتے ہیں۔ اللہ انصاف کی ہمت دے۔ فوجی اقدام کے خلاف درخواستوں پر فیصلہ میرٹ پر کریں گے۔ ہمارے حتمی فیصلے پر دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔ انہوں نے کہاکہ پی سی او کے باوجود ہم نے درخواستیں سماعت کے لئے منظور کی ہیں۔ ججوں کی کوئی وابستگی نہیں۔ فیصلے قانون کے مطابق کرتے ہیں۔ اخبارات عدالت کے تقدس کو برقرار رکھیں زرد صحافت کی حوصلہ شکنی ہونی چاہئے۔ سسٹم بچانے کے لئے پریس مدد کرے۔ انہوں نے کہاکہ بدنیتی پر مبنی اقدام کالعدم قرار دے سکتے ہیں۔ عدلیہ کے اختیارات ختم کرنے والے قوانین بھی کالعدم قرار دے سکتے ہیں۔ وزیر داخلہ کے بیان کے حوالہ پر کہ "جمہوریت جلد بحال نہیں ہوگی" چیف جسٹس نے شعر پڑھا۔

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں

نظریہ ضرورت فرسودہ ہوگیا

12- اکتوبر کے فوجی اقدام کو چیلنج کرتے ہوئے چوہدری فاروق ایڈووکیٹ نے کہا کہ نظریہ ضرورت فرسودہ ہوگیا۔ فوجی اقدام کے جواز کیلئے استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ نواز شریف پر گرفتاری کے وقت کوئی مقدمہ نہیں تھا۔ فوج وزیراعظم کی جوابدہی نہیں کرسکتی۔ کوئی شخص اپنے ماتحت کے سامنے جواب دہ نہیں ہوتا۔ سوال یہ ہے کہ وزیراعظم کو آرمی چیف بدلنے کا اختیار ہے یا نہیں۔

مقدمات میں ملوث ارکان کی فہرست کی طلبی

سپریم کورٹ نے مقدمات میں ملوث اراکین پارلیمنٹ کی فہرست طلب کرلی ہے۔ سماعت کے دوران ایک فاضل جج نے ریمارکس دیتے ہوئے کہا کہ 13ویں ترمیم پاس نہ ہوتی تو شاید آج یہ صورت حال نہ ہوتی؟ اس آئینی ترمیم کے ذریعے مارشل لاء سے بچنے کا سیفٹی والو نکال لیا گیا۔

پسماندہ علاقوں کا احساس محرومی

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے گلگت میں خطاب کرتے ہوئے شمالی علاقوں کے لئے ترقیاتی پیکیج کا اعلان کیا انہوں نے کہاکہ پسماندہ علاقوں کا احساس محرومی ختم کردیں گے۔ ہم پہلے مسلمان پھر پاکستانی ہیں۔ فرقہ وارانہ اختلاف ختم کردیں۔ احتساب کو تیز اور وسیع کریں گے۔

نواز شریف اور بینظیر کے خلاف مزید ریفرنس

نواز شریف اور بینظیر بھٹو کے خلاف مزید ریفرنس احتساب عدالتوں کے سپرد کر دیئے گئے ہیں۔ نواز شریف' میاں شریف' شہباز شریف' عباس شریف اور دیگر افراد کے خلاف 3-ارب روپے کے ڈیفالٹ کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ ایف آئی اے میں غیر قانونی بھرتیاں کرنے کے الزام میں دائر شدہ ریفرنس میں نواز شریف کے علاوہ سعید مہدی کو بھی ملزم نامزد کیا گیا ہے۔ بینظیر بھٹو کے خلاف ریفرنس میں آصف زرداری اور ہمدانی کے خلاف پولو گراؤنڈ پر قبضہ کا الزام ہے۔ نیشنل بنک کا 72 کروڑ 85 لاکھ روپے کا نادہندہ ہونے پر احتساب عدالت نے نواز شریف' شہباز شریف' میاں شریف' عباس شریف اور دیگر دو افراد کو 9-مارچ کو طلب کرلیا۔

کوئٹہ دینی مدرسہ کے 2 طالب علم ہلاک

کوئٹہ میں سیٹلائٹ ٹاؤن کے علاقے میں دینی مدرسے کے چار افغان مہاجر بچے جن کی عمریں 5 سے 9 سال کے درمیان ہیں دینی مدرسہ جارہے تھے کہ راستے میں انہیں دستی بم ملا جس سے کھیلتے ہوئے انہوں نے بم کی پن نکال دی جس سے بم زوردار دھماکے سے پھٹ گیا دو بچے موقع پر ہلاک ہوگئے۔ جبکہ دو طلبہ شدید زخمی ہوئے۔ ایک اطلاع کے مطابق بم مدرسے کی گراؤنڈ میں پڑا ہوا تھا۔

دستبرداری کا فیصلہ واپس لیں

سابق وزیراعظم نواز شریف نے اپنے وکلاء سے کہا ہے کہ وہ طیارہ کیس کی پیروی سے دستبرداری کا فیصلہ واپس لیں۔ صفائی کے وکلاء اعجاز بٹالوی' خواجہ سلطان' اقبال رعد اور خواجہ نوید سے جمعرات کو تمام ملزمان نے لانڈھی جیل میں دو گھنٹے ملاقات کی اور دستبرداری کے فیصلے کی وجوہات سے آگاہ کیا۔ نواز شریف وکلاء کو قائل کرتے رہے کہ آپ مقدمے کی باریکیوں اور استغاثہ کی کمزوریوں سے آگاہ ہیں۔ مجھے سرکاری وکیل نہیں چاہئے۔ ہمارے لئے آپ کی واپسی اہم ہے۔

مسلم لیگ جلسہ کرے گی

پاکستان مسلم لیگ 23 مارچ کو لاہور میں جلسہ کرے گی۔ اس موقع پر ملک بھر سے مسلم لیگی رہنما اور کارکن مینار پاکستان پر جمع ہونگے۔

نواز شریف سے انصاف کیا جائے

وائٹ ہاؤس کے ترجمان نے کہا ہے کہ امریکہ کے صدر کلنٹن اور دیگر تمام عہدے داروں کا فوجی حکومت سے مطالبہ ہے کہ معزول وزیراعظم کے خلاف مقدمے کی کارروائی کھلی اور قانون کے مطابق شفاف ہونی چاہئے نواز شریف کے ساتھ انصاف کیا جائے ترجمان نے کہاکہ نواز شریف کا یہ کہنا درست نہیں کہ مغرب فوجی حکومت کی حمایت کررہا ہے۔

شہباز شریف کے سینے میں درد

شہباز شریف کو سینے میں درد ہونے پر جیل سے ہسپتال منتقل کردیا گیا جہاں انکو انتہائی نگہداشت یونٹ میں داخل کیا گیا۔ ان کے وکیل نے بتایا ہے کہ فکر کی کوئی بات نہیں حالت بہتر ہے۔ کل وہ واپس چلے جائیں گے۔

سابق دور کے ریفرنس واپس لئے جائیں

پیپلز پارٹی کے لیڈر جہانگیر بدر نے کہا ہے کہ سابق دور میں بینظیر بھٹو کے خلاف دائر تمام ریفرنس واپس لئے جائیں۔ نئے سرے سے غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائے نیب کے چیئرمین کے نام ایک خط میں انہوں نے کہا ہے کہ تمام مقدمات جھوٹے ہیں۔

پرویز رشید کی ضمانت قبول

ہائی کورٹ نے پاکستان ٹیلی ویژن کارپوریشن کے سابق چیئرمین پرویز رشید کی ضمانت قبول کرکے ان کی رہائی کا حکم دیا ہے۔

مجسٹریٹ درجہ اول نے ڈاکٹر کو قتل کردیا

لاہور ہائی کورٹ کے عقب میں دن دہاڑے ایک مجسٹریٹ درجہ اول نے اپنے بھائی کے ہمراہ بھتیجی سے ناجائز تعلقات کے شاخسانے میں ہومیو پیتھک ڈاکٹر کو گولیاں مار کر ہلاک کردیا مقتول اپنے وکیل سے مشورہ کرنے آیا تھا۔ قتل کی واردات وکیل کے چیمبر میں ہوئی۔ ملزمان گرفتار کرلئے گئے۔

گورنر 9 بچوں کے مقتول باپ کے گھر

گورنر پنجاب جنرل (ر) محمد صفدر اچانک شاہدرہ ٹاؤن میں 9 بچوں کے مقتول باپ کے گھر پہنچ گئے۔ اہل خانہ کو دو لاکھ کا چیک دیا۔ اور کہاکہ غنڈہ عناصر کے ساتھ آہنی ہاتھوں سے نمٹیں گے۔

ادویات کی قیمتوں میں 15 فیصد اضافہ

وفاقی وزارت صحت نے ادویات کی قیمتوں میں پندرہ فیصد اضافے کی تجویز حکومت کو بھجوائی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ پاکستان میں بعض ادویات کی قیمتیں بھارت کے مقابلے میں کم ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ 1996ء کے بعد یہاں ادویات کی قیمتوں میں اضافہ نہیں ہوا۔ بلکہ 69 ادویات سستی ہوئی ہیں۔

اخبارات کے صفحات 8 کالموں کے ہونگے

آل پاکستان نیوز پیپر سوسائٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ جمعرات کے روز سے سوسائٹی کے رکن تمام اخبارات 8 کالم کے ہونگے۔ اخبار 30 انچ کے معیاری کاغذ پر شائع ہونگے۔

ضروری اعلان

جو قارئین الفضل ہاکر کے ذریعے اخبار الفضل حاصل کرتے ہیں انکی خدمت میں درخواست ہے کہ بل ماہ فروری 00-65 روپے بنتا ہے۔ 50ء62 روپے بل غلطی سے لکھا گیا ہے۔ نوٹ فرمالیں۔

(مینیجر)

اعلانِ داخلہ

الصادق ماڈرن اکیڈمی ربوہ میں 1999ء سے پرائمری کلاسز کا اجراء ہو چکا ہے۔ لہذا یکم مارچ اور سات مارچ کو 'پریپ 'ون' اور 'ٹو' کلاسز کیلئے داخلہ ٹیسٹ ہونگے۔
(سلیبس نصرت جہاں اکیڈمی کے عین مطابق ہوگا)
مینیجر الصادق ماڈرن اکیڈمی ربوہ

سندھی بیڈ شیٹ ورلی

کامدار سندھی گلوں کے علاوہ کاٹن کے ان...
212866

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات
خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
راجپوت جیولرز
گول بازار - ربوہ 04524-213160

CPL No. 61